حکومت کا مذہب

(مُمن یں)

یورپ کی بدعتوں میں سے غالباً سب سے بڑی اور ناقابلِ معافی بدعت ریاست بلا مذہب کا تخیل اور کہیں کہیں اس کی بنیاد کا قائم کرنا ہے۔ انقلابِ عظیم کے بعد ندلم یزل فرانس نے سب سے پہلے اس بدعتِ سیئہ کا سنگِ بنیاد قائم کیا اور آج اس کے رجحانات سے اکثر لوگوں کے دماغ زہریلے ہو رہے ہیں۔

ترک جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور جب تک وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں ہم بھی مسلمان سمجھتے رہنا چاہیئے لیکن الغائے خلافت کے ہم رتبہ ان کی دوسری غلطی حکومت بلا مذہب کا قیام ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ مذہب سے ان ممالک کو کوئی سروکار نہیں اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ ہم مسلمان بھی ہیں اور نہیں بھی۔ غور کیجیئے۔ رعایا کے مذہب کی سربراہی ان ممالک میں اب اس سے اور کیا زیادہ وقعت رکھے گی جتنی کہ دوسرے امور میں حکومت کا طرزِ عمل ہوتا ہے۔ یقیناً مذہب کو مذہب سمجھ کر ایسے ملکوں میں سلوک کرنا مشکل ہے اسی لئے اس کے بعد رعایا کے اندر بھی مذہب سے بے پروائی کا پیدا ہو جانا لازمی امر ہے۔ الناس علےٰ دین ملوکھم

ہندوستان جو قریب قریب مذاہبِ عالم کا مجموعہ ہے اس سلسلے میں اس کا معاملہ اور بھی نازک ہے۔ فی الحال تو انگریز حکمران ہیں اس لئے ان کا جو جی چاہتا ہے کرتے ہیں لیکن حکومت خود اختیاری کے بعد یہاں کے مذاہب کے بیچ جو سیلاب آنے والا ہے اس کے متعلق پیشگوئی کی جا سکتی ہے کہ یہاں بھی حکومت کا کوئی مذہب نہ ہوگا۔ بلکہ آئندہ کو اس سے بھی زیادہ خرابیاں وقوع پذیر ہو سکتی ہیں اس لئے کہ کئی سر آوردہ کانگرسی لیڈروں کے رجحانات اسی قسم کے ہیں جنہوں نے بعض تقریروں میں اس کو صاف صاف کہہ بھی دیا ہے ان کے پاس اس کیلئے ایک حجت بھی ہے وہ کہتے ہیں کہ آج سوراج کے حصول میں جو دقتیں ہیں وہ ان ہی مذہب والوں کی حائل کردہ ہیں اور جب تک مذہبیت قومیت اور وطنیت میں تبدیل

نہ ہو جائے گی ہندوستان ترقی نہیں کر سکتا۔

یہ جو اوپر کہا گیا ہندو لیڈروں ہی تک محدود نہیں ہے کیونکہ بعض ایسے مسلمان بھی ہیں جو یہ کہہ چکے ہیں کہ سوراجی حکومت سیکولر اسٹیٹ ہو گی۔ اور اس امر کے اعادے میں تو ان کو مطلق باک نہیں ہے کہ "ہم پہلے ہندوستانی ہیں پھر مسلمان" نعوذ باللہ من شرور انفسنا

ہندوستان کے اہلِ مذاہب اگر غور کریں تو سمجھے اور کامل دین کا مقصد حکومتِ الٰہی کا قیام ہوتا ہے نصرانیوں کی دعا بھی یہ ہے کہ "اے خدا جیسی تیری حکومت آسمان پر ہے زمین پر بھی ہو"۔

"قرآن مجید حکومتِ الٰہی" کا قیام کراتا ہے اس لئے میں مسلمانوں سے کہوں گا کہ وہ بیلاگ کئے آئینے پہلے بند باندھیں ابھی سے ہندوستان میں حکومتِ الٰہی کا مطالبہ کریں کیونکہ یہ ان کا پیدائشی حق ہے اور اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ عام اور لازمی کی جائے۔

حاکمِ اعلیٰ کے ایک محکوم کی شان

ہارون رشید اپنے خدم و حشم کے ساتھ شہر رقہ میں رونق افروز ہے اس اثناء میں حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کے آمد آمد کی خبر گرم ہوئی، لوگ اُمنڈ پڑے، چھوٹے بڑے آپ کے دیکھنے کو اس طرح بے تابانہ دوڑے کہ سر کا ہوش رہا نہ پاؤں کا خیال :۔

بادشاہ بیگم نے اس عجیب و غریب جوش و خروش اور مسرت و عقیدت کے دریا کو ٹھاٹھیں مارتے دیکھا تو کہا ——— درحقیقت بادشاہ تو عبداللہ بن مبارک ہیں نہ کہ ہارون رشید ——— جس کا کام بغیر فوج اور پولیس کے چلتا ہی نہیں۔

مصلح